روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲۶ | بدھ ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ، ۸ احسان ۱۳۷۳ ہش، ۸ جون ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزت اسی کو ملتی ہے جو اللہ کیلئے رسوائی قبول کرے

پس تم خوب یاد رکھو کہ دین کی عزت کوشش سے نہیں ملتی بلکہ اسی کے لئے ہوتی ہے جو اللہ کیلئے اپنے آپ کو ذلیل کرے اور اللہ کیلئے رسوائی قبول کرے جو ایسا نہیں کرتا وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ ہمیں کام کرنے والے انسان چاہئیں۔ اگر کسی کام کرنے والے میں کوئی نقص ہے تو بجائے اس کے کہ اسے توڑنے کی کوشش کی جائے خود اس کی مدد کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔ مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں' ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے' تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔ (ملفوظات جلد اول ص ۳۷۰-۳۶۹)

تقویٰ اختیار کرو تا کہ فلاح پاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

انسان کو ایک زبردست طاقت کا خیال ہمیشہ رہتا ہے اور یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ ہر ایک مذہب میں جناب الٰہی کی عظمت و جبروت ضرور مانی جاتی ہے۔ جو لوگ اس سے منکر ہیں وہ بھی مانتے ہیں کہ ایک عظیم الشان طاقت ضرور ہے جس کے ذریعہ سے یہ نظام عالم قائم ہے۔ اس کے قرب کے حاصل کرنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض کی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ جسمانی سامان حاصل کر کے جسمانی آرام حاصل کیا جاوے۔ جیسے ایک دوکاندار کی بڑی غرض و آرزو یہ ہوتی ہے کہ اس کا گاہک واپس نہ جاوے ایک اہل کسب ایک دو روپیہ کما کر پھولا نہیں سماتا لیکن ایسے لوگ انجام کار کوئی خوشحالی نہیں پاتے وجہ یہ ہے کہ ان کی خواہش محدود ہوتی ہے اس لئے محدود فائدہ اٹھاتے ہیں اور محدود خیالات کا نتیجہ پاتے ہیں۔ بعض اس سے زیادہ کوششیں کرتے ہیں اور ان پر خواب اور کشف کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس قسم کے لوگوں میں بھلائی اور اخلاق سے پیش آنے کا خیال و ارادہ بھی ہوتا ہے۔ مگر چونکہ ان کی عقل بھی محدود ہوتی ہے اس لئے ان کی راہ بھی محدود ہوتی ہے ایک حذر کے اندر اندر رہتے ہیں اور ان کو مشیر بھی محدود الفطرت ملتے ہیں۔ تیسری قسم کے لوگ کہ کوئی بھلائی ان کی نظر میں بھلی اور برائی بدی کسی محدود خیال سے نہیں ہوتی بلکہ ان کی نظر وسیع اور اس بات پر

باقی صفحہ ۷ پر

تقریب نکاح و شادی

○ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کے صاحبزادے عزیزم مکرم انور اقبال سیفی صاحب کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ امتہ الحی صاحبہ بنت مکرم صادق محمد صاحب مورخہ ۳۔ جون ۱۹۹۴ء کو انجام پائی۔ نکاح محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے فضل منزل فیکٹری ایریا میں مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ رخصتانہ کے وقت محترم سیفی صاحب نے ہی دعا کرائی۔

اگلے روز مورخہ ۴۔ جون ۱۹۹۴ء کو ایوان محمود میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

○ مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی سلسلہ مظفر گڑھ کے بڑے بھائی مکرم عارف محمود صاحب حال مقیم انڈونیشیا ابن مکرم عبد الرشید صاحب دار العلوم غربی کا نکاح ہمراہ عزیزہ زاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد خان صاحب لودھی (وفات یافتہ) آف فیکٹری ایریا حال مقیم کینیڈا بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالر مہر پر مورخہ ۲۴ مئی کو بعد نماز عصر بیت الناصر رحمت بازار میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب ریحان نے پڑھا۔

عزیزہ زاہدہ پروین حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب رفیق حضرت اقدس بانی سلسلہ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جماعت کے لئے اور جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

مظلوم بوسنین بھائیوں کی ہر طرح خدمت کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغاسیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۸-احسان ۱۳۷۳ ہش ۸- جون ۱۹۹۴ء

ماحولیات کا عالمی دن

گذشتہ روز ماحولیات کا عالمی دن منایا گیا۔ حسب سابق اس روز سیمینار منعقد کئے گئے۔ واک کا اہتمام کیا گیا۔ مضامین شائع کئے گئے اور ہر ممکن طریق سے کوشش کی گئی کہ عوام الناس (اور ان میں بڑے لوگ بھی شامل ہیں) کو اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ ماحولیات کیا ہے اور کیا کچھ اس پر کس کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

مشکل یہ ہے کہ دن تو منائے جاتے ہیں لیکن وہ دن اکیلا ایک دن ہی رہتا ہے۔ بہت کم لوگ اس میں تسلسل پیدا کرتے ہیں اور جو کچھ اس دن بتایا جاتا ہے وہ بعد میں بھی زیر عمل لاتے ہیں۔ دن منانے کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ لیکن اس کی اہمیت کی روح کو عملی جامہ پہنانا نہایت ضروری ہے۔ ہر شخص کو یہ تہیہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم ان باتوں کو جو دن منانے پر بتائی جاتی ہیں اپنی زندگی کا حصہ بنائیں گے اور اس کے مطابق عمل کر کے دنیا کو بہتر سے بہتر بنائیں گے۔

ماحولیات کے سلسلہ میں عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ صرف گندگی کے ڈھیر ماحولیات کی خرابی کا باعث ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بہت سی دیگر باتیں بھی ماحولیات کو متاثر کرتی ہیں۔ دھواں۔ گندہ پانی کثیف ہوا۔ شور۔ اور بے ہنگم دوڑ دھوپ۔ یہ سب باتیں ہمارے اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہماری نارمل زندگی کے لائحہ عمل میں رخنہ پیدا کرتی ہیں۔ اور ان سب باتوں کو مد نظر رکھ کر ہی ماحولیات کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

ماحولیات کے لئے چھوٹی سے چھوٹی چیز سے بڑی سے بڑی چیز تک کو زیر غور لانے کی ضرورت ہے۔ کیا جاتا ہے کہ جس چیز کی کثرت نقصان دہ ہے اس کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ترک کر دینا چاہئے۔ اس بات کا انتظار کہ کوئی بڑی ہی بات ہو تو اس پر غور کیا جائے درست نہیں ہے۔

ہمیں تو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ راستے میں کانٹے دار شاخ ہو یا پتھر اینٹ روڑہ ہو تو اسے ہٹایا جائے تو پھر زیادہ نقصان دہ باتوں کی طرف کیوں نہ توجہ دی جائے۔

آیئے ہم سب مل جل کر ماحولیات کو صاف ستھرا رکھیں۔ اعصاب شکنی سے بچائیں۔ اس دنیا کو ظاہری طور پر بھی خوبصورت بنائیں اور باطنی طور پر بھی مفید تر۔

ہم اس عالمی دن کے حوالے سے۔ اور اپنے اعتقادات کی بناء پر قارئین سے گذارش کریں گے کہ ماحولیات کو صاف رکھیں۔ اور سب کو بہتر زندگی بسر کرنے کا موقع دیں۔

عالمی دن منا لیا ہم نے
کچھ سنا، کچھ سنا لیا ہم نے
ایسے لگتا تھا سو گئے تھے ہم
اب تو سب کو جگا لیا ہم نے

ابوالاقبال

○

تری اَنا کی علامت ترا غرور بھی ہے
جبھی تو سارے زمانے میں اک فتور بھی ہے

جُھکی جُھکی سی نگاہیں ہیں تجھ سے برگشتہ
دلِ گداختہ تیری نظر سے دُور بھی ہے

سُلگ رہی ہے تغیّر کی آرزو تو مگر
حیاتِ نَو کے تقاضوں سے تُو نفور بھی ہے

تجھے خُدا کی تجلّی نظر نہیں آتی
قدم قدم پہ ترے نار بھی ہے نُور بھی ہے

پکارتے ہیں تجھے جلوہ ہائے رنگا رنگ
شعور بھی تجھے حاصل ہے لاشعور بھی ہے

جو انتباہ ملا ہے تجھے، اُسے پہچان
کہ اس میں عظمتِ انسان کا ظہور بھی ہے

نسیم کاش زمانے کو میری آنکھ ملے
مِری نظر میں حرا بھی ہے اور طُور بھی ہے

نسیم سیفی

وحدت مانگو

حضرت امام جماعت الاول نے ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء کے خطبہ میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا:-

دیکھو تم جو اس وقت اس جگہ موجود ہو عمروں میں مختلف ہو بلحاظ قوم کے آپس میں بڑے بڑے اختلاف ہیں۔ رسوم و رواج، آداب، تعلیم و تربیت، خیالات، امنگیں بالکل مختلف ہیں۔ عزت اور مرتبوں کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ پھر باوجود ان اختلافات کے گرمی ہے اور پھر قحط کی مصیبت ہے۔ ان سب مشکلات کے ہوتے ہوئے پھر ایک بگل بجنے سے تم کیسے یکدم جمع ہو گئے۔ ذرا اس میں غور تو کرو۔ اسی طرح سے (-) اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کے واسطے بھی اس طرح یکجا کوشش کرو۔ دعا کرو کہ باوجود ہر قسم کے اختلاف کے وحدت کی روح پھونکی جاوے اور بغض و کینے، عداوتیں سب دور ہو کر باہمی محبت اور ملاپ پیدا ہو جاوے تکلیف میں صبر اور استقلال نصیب ہو جاوے۔ سوء ظنی آپس میں اور خدا کی ذات پر دور ہو جاوے۔ مصائب اور شدائد میں خدا کے ساتھ صلح ہو جاوے۔ غرض دعاؤں سے کام لو اور وحدت مانگو تا وحدت کے فیوض سے بھی مستفید ہو سکو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

"بچوں کو تصویر کشی کی تربیت دینے کے لئے بعض ایسی تصویروں کی کتب بھی دستیاب ہیں جن میں خاکوں کی صورت میں نقوش بنائے جاتے ہیں لیکن رنگ نہیں ہوتے اور بچے پھر اپنی مرضی اور مزاج کے مطابق' اپنی طبعی صلاحیتوں کے مطابق' اپنے ذوق کے مطابق ان میں رنگ بھرتے ہیں۔ اگر ایسی لاکھوں کتابیں بھی شائع کر دی جائیں اور لکھوکھہا بچوں کو تقسیم کر دی جائیں تو بظاہر تصویر ایک ہی ہو گی لیکن ہر بچہ جب اس میں رنگ بھرے گا تو نتیجہ مختلف نکلے گا۔ خواہ رنگ بھی ایک ہی قسم کے مہیا کئے جائیں' لیکن ہر ایک اپنے ذوق' اپنے مزاج اپنی صلاحیتوں کے مطابق رنگ بھرتا ہے اور تصویر مختلف روپ لے کر ظاہر ہوتی ہے۔ سورہ فاتحہ کا جو میں پچھلے دو خطبوں میں ذکر کر چکا ہوں' اس کی اور نماز کی باقی تمام ان عبادتوں کا یہی حال ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں اور جہاں تک سورہ فاتحہ کا تعلق ہے وہ تو خود بھی اپنی کیفیتیں اس طرح بدلتی رہتی ہے کہ زاویہ بدلنے سے اس کا اور رنگ دکھائی دیتا ہے اور ہر زاویے پر پھر بے شمار ایسے امکانات ابھرتے ہیں جن کی روشنی میں انسان سورہ فاتحہ کی مدد سے مضامین تک رسائی پاتا ہے اور مضامین کو جذبات میں ڈھال کر پھر سورۃ فاتحہ میں ایسی کیفیت کے رنگ بھرتا ہے جس سے سورۃ فاتحہ کوئی اجنبی چیز کوئی بیرونی چیز نہیں رہتی بلکہ اس کے دل کی واردات بن جاتی ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسی مضمون کو نماز کے متعلق یوں بیان فرمایا کہ دیکھو نمازیں جو تم پڑھتے ہو ان میں الفاظ وہی ہیں جو سب پڑھتے ہیں۔ لیکن کیفیتیں الگ الگ ہوتی ہیں اور کوئی نماز فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تم اس کو اپنی کیفیت سے نہ بھرو۔ کیفیت سے بہتر اور کوئی لفظ اس منظر کی تصویر کشی نہیں کر سکتا' اس صورت حال کو بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے لفظ کیفیت رکھ کر تمام مضامین کو یہاں مجتمع کر دیا۔ کیفیت اس آخری احساس کا نام ہے جو مختلف چیزوں سے پیدا ہوتا ہے اور اس کا خلاصہ کیفیت ہے اگر سائنسی زبان میں ہم اس کی بات کریں تو اگرچہ ہم مختلف تصویریں دیکھ رہے ہوتے ہیں یا مناظر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ خوشبوئیں سونگھ رہے ہوتے ہیں' لمس سے لذت پا رہے ہوتے ہیں اور اسی طرح حواس خمسہ ہمارے لئے مختلف قسم کے دل کشیوں کے سامان لاتے ہیں لیکن آخری صورت میں وہ الیکٹریکل Pulses ہیں جن میں تبدیل ہوتے ہیں۔ اور بجلی کی وہ لہریں ہی ہیں جو ہمارے دماغ تک پہنچتی ہیں وہاں نہ رنگ پہنچتا ہے نہ خوشبو پہنچتی ہے نہ لمس سے کچھ حصہ وہاں پہنچتا ہے نہ نمک کا احساس نہ میٹھے کا احساس۔ جو کچھ پہنچتا ہے وہ بجلی کی لہروں کی صورت میں پہنچتا ہے۔ اس کا نام کیفیت ہے جو انسان محسوس کرتا ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نماز میں لذت پیدا کرنے اور افادیت پیدا کرنے کے لئے ہمیں یہ نسخہ عطا فرما دیا کہ وہ نمازیں جن میں کچھ کیفیت شامل ہو گی وہ کار آمد نمازیں ہیں۔ وہ نمازیں جو کیفیت سے خالی ہوں گی ان سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور وہ ایسے برتنوں کی طرح ہیں جن میں کچھ بھی بھرا نہیں ہوا۔ پس نمازوں میں کیفیت پیدا کرنے کی خاطر میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ کون سی چیزیں کیفیت پیدا کرنے کے لئے ممد ہوتی ہیں۔ کیفیت از خود پیدا نہیں ہو جاتی کیفیت کے لئے حواس خمسہ سے مدد لینا ضروری ہے اور حواس خمسہ جو پیغامات پہنچاتے ہیں وہ پیغامات دماغ کے مختلف حصوں پر اثر انداز ہو کر کیفیت پیدا کرتے ہیں۔

پس علم بڑھانا اور گہری نظر سے کائنات کا مطالعہ کرنا۔ خدا تعالیٰ سے شناسائی حاصل کرنا اور حواس خمسہ جو خدا نے عطا فرمائے ہیں ان کے ذریعے خدا کی حمد تک پہنچنا' یہ وہ مضمون ہے جس کا زندگی کے ہر لمحے سے تعلق ہے اور ہمارے گردوپیش یہ مضمون بنتا چلا جاتا ہے۔ اگر ہم ہوشمندی کے ساتھ محسوس کریں کہ ہم کیسے رہ رہے ہیں۔ اور اپنے ماحول کے اثرات کو خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ باندھنا سیکھ لیں۔ پھر جب آپ نماز میں داخل ہوں گے تو وہ نماز کیفیتوں سے بھری ہوئی ہو گی۔ اگر نماز سے باہر کچھ نہیں ہے تو نماز کے اندر بھی کچھ پیدا نہیں ہو گا۔ اس لئے بعض لوگ جو یہ حیران ہوتے ہیں کہ ہم تو نماز میں داخل ہوئے تھے لذتیں حاصل کرنے کے لئے ہمیں تو وہاں کوئی لذت نہیں ملی۔ باہر کی دنیا میں لوٹے اور پھر لذتوں میں دوبارہ کھوئے گئے' وہ بالکل درست کہتے ہیں کیونکہ باہر کی لذتوں کا خدا سے تعلق نہیں تھا اور اندر نماز خالی پڑی تھی۔ اس لئے خالی ویرانے سے گھبرا کر وہ ان لذتوں کی طرف لوٹتے ہیں جن کا خدا کی ذات سے تعلق نہیں یعنی تعلق ہے تو سہی مگر وہ سمجھتے نہیں۔ رشتے تھے تو سہی مگر وہ باندھے نہیں گئے۔ اس لئے وہ اس مادی دنیا سے لذت پانے کی اہلیت رکھتے ہیں لیکن روحانی دنیا سے لذت پانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ پس اپنی سوچ کو انگیخت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ سوچ کے بغیر دل میں جذبات پیدا نہیں ہوا کرتے۔ بعض لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ قلبی کیفیت اور چیز ہے اور دماغ اور چیز ہے۔ حقیقت میں ایک دوسرے سے الگ ان کا وجود نہیں ہے۔ قرآن کریم نے سوچوں کے آخری مرکز کے طور پر فواد کا یعنی دل کا ذکر فرمایا ہے۔ اور دلوں کو ہی اندھا قرار دیا اور دلوں ہی کو دیکھنے والا بیان کیا جس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ دماغ کی آخری حقیقت بھی دل پر منتج ہوتی ہے۔ اور آخری صورت میں چونکہ کیفیتیں بن جاتی ہیں اور کیفیتوں کا مرکز دل ہے اس لئے قرآن کریم بھی دماغ کی بجائے دل کا ذکر کرتا ہے۔ پس اپنی سوچ کو بیدار کریں تو آپ کے دل میں عرفان کی لہریں دوڑنے لگیں گی۔ اور عرفان کی لہریں ہی ہیں جو وہ کیفیت پیدا کرتی ہیں جس سے نماز میں لذت پیدا ہوتی اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار بڑھتے رہتے ہیں۔

اب حواس خمسہ کا میں نے ذکر کیا ہے' اس سے پہلے میں پچھلے خطبے میں ڈیوڈ ایٹن برو (David Attenborough) کی ایک دو ویڈیو کیسٹس کا ذکر کر چکا ہوں۔ مجھے بعد میں کسی نے بتایا کہ جو کچھ انہوں نے ویڈیو کی صورت میں پیدا کیا ہے اس کو انہوں نے کتابی شکل میں بھی ڈھالا ہوا ہے اور ان کی تصنیف بھی ملتی ہے مگر بہرحال یہ ایسی چیزیں ہیں جو ہر کس و ناکس کی پہنچ میں نہیں اور نماز ہر شخص نے پڑھنی ہے تو بعض لوگوں کی رسائی ایسے مواد تک ہوتی ہے جن سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کا علم بڑھتا ہے اور اگر ان کے اندر بصیرت ہو تو وہ اس علم کے بڑھنے کے ساتھ خدا تعالیٰ کی یاد میں بھی ترقی کرنے لگتے ہیں۔ لیکن اگر دیکھنے کی طاقت ہی کچھ نہ ہو تو وہ علم الگ پڑا رہتا ہے اور خدا کا تصور الگ پڑا رہتا ہے اور ان دونوں کے درمیان رشتہ قائم نہیں ہوتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ ساری دنیا تو اس قسم کے علم تک رسائی نہیں رکھتی اور وہ دنیا جو پہلے گزر چکی ہے جس میں ایسے زمانے شامل ہیں جن میں خدا کے عظیم انبیاء گزرے جو خدا کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے تھے اور وہ زمانہ بھی شامل ہے جس میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جن سے زیادہ ذکر کرنے والا نہ پہلے پیدا ہوا نہ آئندہ کبھی ہو سکتا ہے تو اس زمانے میں تو ڈیوڈ ایٹن برو کا وجود ہی کوئی نہیں تھا۔ اس سائنس کا وجود نہیں تھا جس نے ڈیوڈ ایٹن برو پیدا کئے۔ ان ایجادات کا کوئی تصور نہیں تھا جن کے ذریعے سے انسان کی خدا تعالیٰ کی ان صنعتوں تک رسائی ہوئی جن میں اس نے حیرت انگیز تخلیق کے کرشمے دیکھے۔

پس نماز تو ہر زمانے کے لئے ہے اور ذکر الٰہی ان ظاہری علوم کا محتاج نہیں مگر ذکر الٰہی اس اندرونی توجہ کا ضرور محتاج ہے جس کے نتیجے میں ہر جگہ انسان کو خدا ملنا شروع ہو جاتا ہے اور نظر میں گہرائی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اپنے گردوپیش جہاں دیکھتا ہے وہ خدا کے وجود کو وہاں جلوہ گر دیکھتا ہے اور جتنی بصیرت تیز ہو اور جتنی محبت بڑھے اتنا ہی خدا کا وہ جلوہ زیادہ خوبصورت' دلکش اور دلربا دکھائی دینے لگتا ہے۔ پس عام دنیا کے دستور کے لحاظ سے بھی نمازیں اور خصوصاً سورۃ فاتحہ میں ہر انسان اپنی اپنی توفیق کے مطابق رنگ بھر سکتا ہے۔ حواس خمسہ کی میں نے بات کی ہے اب یہ بھی ایک بڑی دلچسپ غور طلب بات ہے کہ سورہ فاتحہ میں رب العالمین کے بعد رحمان کا ذکر فرمایا گیا اور رحمان پر غور کرنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایسی ذات ہے (بے شمار اور بھی معانی ہیں لیکن ایک بڑا نمایاں معنی یہ ہے کہ) جس نے محض ضرورت سے بہت بڑھ کر دیا۔ "محض ضرورت" تو یہ ہے مثلاً کہ ایک انسان کی بھوک مٹ جائے اور اس کی غذا اس لحاظ سے مکمل ہو کہ اس کو زندگی کے قیام کے لئے اور زندگی کی نشوونما کے لئے جن کیمیائی اجزاء کی ضرورت ہے وہ اسے متناسب شکل میں مہیا ہو جائیں۔ یہ زندگی کی محض ضرورت ہے اور یہ ضرورت بعض دفعہ ڈرپس کی صورت میں بھی جس کے ذریعے مریضوں کو خوراک پہنچائی جاتی ہے' انسان کو مہیا ہو جاتی ہے ایسے کنسنٹریٹس کی صورت میں یعنی ایسی غذاؤں کے خلاصے کی شکل میں بھی انسان کو مہیا ہو جاتی ہے جس میں مزا کوئی نہیں ہوتا یا ہوتا ہے تو معمولی سا ہوتا ہے اور ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو اگر خدا تعالیٰ نے کائنات کو بعض ضرورتوں کی خاطر پیدا کرنا تھا تو محض اس طرح بھی پیدا فرما سکتا تھا کہ ہر چیز کی ضرورت پوری ہو جائے اور خدا نے تخلیق کا گویا حق ادا کر دیا لیکن ہر جگہ آپ کو رحمانیت جلوہ گر دکھائی دیتی ہے۔ حواس خمسہ پر آپ غور کر کے دیکھیں یہ تو ہر انسان کے بس میں ہے اس کے لئے کسی علم کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان سے مراد وہ ہے جسے حواس خمسہ عطا ہوں۔ اور اگر حواس خمسہ عطا نہ ہوں تو چار حواس عطا ہوں تو ان کے ذریعہ بھی انسان اس قسم کی معرفت تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ تین ہوں تو ان کے ذریعے بھی انسان اپنی توفیق کے مطابق خدا تک پہنچ سکتا ہے مگر حواس خمسہ ہوں یا چار حواس ہوں یا تین ہوں یا دو ہوں یا ایک' زندگی میں کوئی ایسا زندگی کا حصہ آپ کو

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد۔ ایم اے

سلسلہ کے کارکنان کی صفات

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں "جب تک کسی میں تین صفتیں نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے۔ اور وہ صفتیں یہ ہیں۔ دیانت۔ محنت۔ علم۔ جب تک یہ تینوں صفتیں موجود نہ ہوں تب تک انسان کسی کام کے لائق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو لیکن جس کام پر اس کو لگایا گیا ہے اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا تو وہ اپنے کام کو کس طرح پورا کر سکے گا۔ اگر علم رکھتا ہے محنت بھی کرتا ہے مگر دیانت دار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں۔ اور اگر علم اور ہنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانت دار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے"

دیانت کا مطلب صرف یہی نہیں کہ جب کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس کی حفاظت کی جائے یعنی اس کا دائرہ صرف مالی امور تک ہی محدود کر دینا دیانت کے لفظ اور معنی کو بہت ہی تنگ دائرہ میں محدود کر دینے کے مترادف ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مالی دیانت شاید آج کل کی دنیا میں بہت ہی ممتاز حیثیت اختیار کر گئی ہے بلکہ عنقا ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس پر پورا اترنے والے لوگ اتنے کم ہوتے جا رہے ہیں کہ کوئی عجب نہیں عنقریب عجائب گھر کی زینت بن جائیں اور ایسے اشخاص کو حنوط کر کے لوگوں کو عجوبہ کے طور پر دکھانے کے لئے رکھا جایا کرے۔ دیانت کے 'تراش شدہ ہیرے کی مانند بہت سے پہلو ہیں اور ہر پہلو خوبصورت اور شعاعیں دینے والا ہے۔ مجھے ایک بہت ہی خوبصورت واقعہ پڑھنے کا اتفاق ہوا کہ ایک عورت نے کوئی راز کی بات اپنی سہیلی کو بتائی تو اس وقت انہیں اس بات کا علم نہ ہوا اس سہیلی کی بچی جو دس بارہ سال کی ہو گی وہ بھی کمرہ میں موجود تھی اور اس نے بھی یہ بات سن لی ہے جب وہ عورت چلی گئی تو بچی کی ماں نے اسے بلایا اور کہا کہ دیکھو اگر میری دوست اپنا بٹوہ یہاں بھول جاتی اور اس میں بہت بڑی رقم ہوتی تو کیا ہمارے لئے جائز ہوتا کہ اس کی رقم خود خرچ کر لیتے۔ اس پر بچی نے جواب دیا کہ نہیں یہ تو چوری ہوتی اس پر اس کی والدہ نے کہا کہ دیکھو میری سہیلی نے جو بات مجھے بتائی ہے وہ اس کی امانت ہے اگر ہم اسے کسی کو بتا دیں تو یہ بھی اسی طرح کی چوری اور بددیانتی ہو گی جس طرح اگر وہ اپنا بٹوہ بھول جاتی تو ہمارا اس رقم کو استعمال کرنا چوری ہوتا۔ غرض دیانت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ دفتر یا اپنے افسر کی کوئی محکمانہ راز کی بات کا غیر متعلقہ لوگوں کے سامنے اظہار کر دینا بھی بددیانتی کے زمرہ میں آتا ہے۔ پھر یہ بھی بددیانتی ہے کہ آپ کو جتنے وقت کی تنخواہ ملتی ہے اتنا وقت دفتر کو نہ دیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ کو کوئی شخص ملنے آیا تو جب آپ نے کسی ذاتی معاملہ کے متعلق بات شروع کی جس کا حکومت سے کوئی تعلق نہ تھا تو آپ نے دیا بجھا دیا اور پوچھنے پر فرمایا کہ اس کا خرچ خزانہ سے ملتا ہے اور یہ معاملہ میرا ذاتی ہے۔ یہ بات بھی دیانت کے زمرہ میں آتی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جتنی صلاحیت عطاء فرمائی ہے آپ اسے پوری طرح کام میں بروئے کار لائیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی اچھی تجویز آتی ہے یا آپ کو اپنے افسر یا ساتھی کی کسی غیر قانونی بات کا علم ہو جاتا ہے تو اس کا کھلے عام لوگوں میں اظہار کرنے کی بجائے متعلقہ اعلیٰ افسر کو مطلع کرنا آپ کے فرائض میں سے ہے۔ اگر آپ خوف کی وجہ سے کہ خدا معلوم اس کی وجہ سے مجھ پر کوئی سرزنش نہ ہو جائے چھپا لیتے ہیں تو یہ بھی دیانت کے خلاف ہے۔ صائب شورہ دینا آپ کا حق اور فرض بنتا ہے لیکن اگر اوپر سے اس کے برعکس حکم آجائے تو پھر اس کی بجا آوری آپ پر لازم ہوتی ہے بلکہ دوسروں کے مقابلہ پر زیادہ ہو جاتی ہے تاکہ آپ کے اندر اطاعت کا جذبہ زخمی نہ ہونے پائے۔

علم کوئی جامد شئے نہیں۔ آج کل کے دور میں تو کوئی شعبہ ایسا نہیں رہا جس میں ہر روز کیا ہر لحظہ ترقی نہ ہو رہی ہو۔ یہ کہنا بھی مبالغہ نہ ہو گا کہ کل کا علم آج اگر Out Of Date نہیں ہو جاتا تو اس میں اس قدر ترقی ہو جاتی ہے کہ باسی ضرور ہو جاتا ہے۔ گذشتہ پچاس برس میں سائنس اور علم نے اتنی ترقی کی ہے جتنی جب سے دنیا وجود میں آئی ہے نہ کی ہو گی۔ کوئی زمانہ تھا کہ دفاتر میں تمام خط و کتابت کا کام ہاتھ سے ہوتا تھا پھر ٹائپ رائٹر آگیا۔ ہفتوں کا کام دنوں میں ہونے لگا۔ آج کمپیوٹر کا دور ہے۔ سارا ریکارڈ ایک ڈسک میں سما جاتا ہے اور بٹن دبانے پر آپ کے سامنے ہوتا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب جارج پنجم کی تاج پوشی کی رسم ہوئی تو سکول میں ہمارے سائنس کے ٹیچر مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے ایک ریڈیو سیٹ جو انہوں نے خود ہی پرزے جوڑ کر بنایا تھا۔ خدا جھوٹ نہ بلائے اس کے پرزہ جات پندرہ فٹ لمبے اور تین فٹ چوڑے ڈبے میں جمع کئے گئے تھے مشکل سے آواز سنائی دیتی کوئی کوئی لفظ ہی کان میں پڑتا تھا اور آج وہ زمانہ ہے کہ لوگ اتنی بڑی طاقت کا ریڈیو جو تمام دنیا کے سٹیشن پکڑ لیتا ہے جیب میں ڈالے پھرتے ہیں۔ آپ دفتر میں ایک کلرک ہی کیوں نہ ہوں اس میدان میں بھی روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اس میدان میں بھی اپنے آپ کو Up To Date رکھیں۔ دفاتر میں کارکنوں کی بھرتی کے لئے مناسب ٹسٹ لینے کا انتظام مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ جن کا تعلق پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے ہونا چاہئے اگر ہم ابھی تک ہاتھ سے لکھنے کے دور سے باہر نہیں نکلے تو کم از کم انشاء اور لکھنے کی رفتار۔ خوشخطی کے ہی امتحان سے گذرنا ضروری سمجھا جانا چاہئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دفاتر میں اردو ٹائپ رائٹر کو رواج دیا جائے اگر ہر دفتر میں ٹائپ رائٹر کے اخراجات بہت اٹھتے ہوں تو ایک سیکشن بنایا جا سکتا ہے جہاں تمام دفاتر کی خط و کتابت ٹائپ کی جائے اور دوسرے روز یہ تمام جوابات متعلقہ محکموں میں بھجوا دیئے جایا کریں۔ اس طرح اب ہر نظارت میں ایک چھوٹا کمپیوٹر سپلائی کر دینا چاہئے۔ آج بھی دفاتر میں لفافوں پر ہاتھ سے ہی ٹکٹ لگائے جاتے ہیں۔ Franking Machine کا نظام کیوں رائج نہیں کر دیا جاتا یہ تیز رفتار بھی ہے اور ٹکٹوں کے ضیاع اور چوری کا بھی احتمال نہیں رہتا۔ افسران کی تقرری کے موقع پر کوئی Qualifying Examination بہتر نتائج پیدا کرنے میں بڑا مد ثابت ہو سکتا ہے اسی طرح In service Courses افسران کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں جو ہر دو سال کے بعد ضروری قرار دیئے جائیں۔ عام کارکنوں کے لئے خدام الاحمدیہ کی تنظیم بہت کچھ کر سکتی ہے۔ اگر یہ ادارہ ٹائپ رائٹنگ کورسز۔ فائیلنگ سسٹم کورسز۔ سیکرٹری شپ کورسز۔ کمپیوٹر کورسز شروع کر دے تو بہت بڑی خدمت سرانجام دے سکتی ہے۔ اور پھر دفاتر میں ملازمتوں کے لئے ان اداروں سے امتحان پاس کیا ہونا لازمی شرط رکھ دی جائے۔

ہر ایک کام کے لئے محنت کا معیار جدا جدا ہوتا ہے ایک مزدور سے جسمانی محنت کی توقع رکھی جاتی ہے۔ اس سے توقع رکھی جاتی ہے کہ اگر وہ آٹھ اینٹوں کا بوجھ آسانی سے اٹھا سکتا ہے تو اگر وہ صرف دو اینٹیں اٹھا کر رکھ دیتا ہے تو وہ محنت کا حق ادا نہیں کر رہا۔ اسی طرح اگر راج پانچ سو اینٹیں سیمنٹ یا گارے کے ساتھ لگا سکتا ہے اور وہ اگر اتنی تعداد میں نہیں لگاتا تو وہ کام چور کہلائے گا اور محنت کے معیار پر پورا نہیں اترے گا۔ اسی طرح دیگر مثلاً بجلی لگانے والے۔ سینٹری کا کام کرنے والے۔ ترکھان اپنی استعداد کے مطابق پورا کام نہیں کرتے تو ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ محنت سے کام کرتے ہیں۔ اگر کوئی کارکن دفتر کے اوقات میں پوری توجہ اور انہماک سے کام نہیں کرتا اور خوش گپیوں میں وقت ضائع کرتا ہے تو نہ صرف خود وقت کا ضیاع کر رہا ہوتا ہے بلکہ دوسروں کے وقت کو بھی ضائع کرتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میرے بڑے بھائی صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب دفتر سے گھر پر فائلیں لے آتے اور گھر پر کئی گھنٹے دفتر کا ہی کام نبٹاتے رہتے۔ وہ ایک مثالی افسر کہلاتے تھے۔ اگر آپ کے دفتر سے کسی خط کا جواب ایک ہفتہ کے اندر اندر نہیں چلا جاتا تو آپ کے لئے فکر کا مقام ہونا چاہئے۔ ہمارے مربیان اور پریذیڈنٹ صاحبان محلہ کو چاہئے کہ ان کے حلقہ یا محلہ میں جو بھی دوست رہتے ہیں وہ ان سے براہ راست اور ذاتی تعلق پیدا کریں۔ جہاں تک ممکن ہو کبھی کبھی ان کو دوستوں کے گھروں میں جانا چاہئے انہیں اس بات کا ذاتی علم ہونا چاہئے کہ کتنے لوگ ہیں جو امداد کے مستحق ہیں۔ ان کی کس طرح مدد کی جا سکتی ہے جس سے ان کی عزت نفس بھی مجروح نہ ہو۔ کتنی بچیاں ہیں جو قابل شادی ہیں۔ کتنے بچے تعلیم یافتہ ہوتے ہوئے بھی بے کار ہیں۔ ان کی کیا کیا مشکلات ہیں۔ غرض وہ اپنے حلقہ کے لئے ایک شفیق باپ کی طرح ہوں۔ ایک کلکٹر کی طرح نہیں۔ تربیت کے لئے مربی کا ہمدرد شفیق ہونا بہت ہی ضروری ہے۔ خالی باتوں سے کبھی بھی کسی کی اصلاح نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بھی مجددین۔ ولیوں۔ بزرگوں۔ قطبوں کا سلسلہ جاری رکھتا ہے ورنہ الفاظ ہی کافی رہتے۔

مذہبی جماعتوں کی بنیاد

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔

مذہبی جماعتوں کی بنیاد روحانیت پر ہوتی ہے اگر کسی جماعت میں روحانیت باقی ہے تو وہ گرنے کے بعد دوبارہ ابھرنے کا موقعہ پا لیتی ہے۔ اور اگر کسی جماعت کی روحانیت مر جائے تو ایسی جماعت اپنی ظاہری اور جسمانی ترقی کے باوجود بھی زندہ نہیں ہو سکتی۔ پس ہماری جماعت کو اپنے تمام امور میں اس امر کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ انہیں تعلق باللہ حاصل ہو اس طرح روحانیت قائم رہتی ہے۔ جو شخص اپنے سارے کاموں میں خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ رکھتا ہے اس میں مذہب کی روح باقی رہتی ہے اور جو دنیوی سامانوں اور تدبیروں کی طرف توجہ کرتا ہے وہ مردہ ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں لیکن ان سے قوموں کی زندگی بدل جاتی ہے اور افراد کے نظریے بھی بدل جاتے ہیں۔ (از خطبہ ۱۸ مئی ۱۹۵۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ رحمت اللہ

محترم شیخ محمد حنیف صاحب

محترم شیخ محمد حنیف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بلوچستان لاہور شہر میں وفات پا کر اپنے مولا کے پاس حاضر ہو گئے۔

آپ سے بہت دیرینہ تعلقات تھے۔ ان سے ملاقات کی ابتداء تو سن اکاون سے تھی۔ جلسہ سالانہ اور مشاورت کے دوران ربوہ میں علیک سلیک ہو جاتی کبھی کبھار گرمی کی چھٹیوں میں بچوں کے ساتھ کوئٹہ جاتا تو ان سے ملاقات رہتی مگر یہ سب سرسری ملاپ ہوتا۔ ان سے دوستی کی ابتداء سن اکسٹھ کے بعد ہوئی۔ ہوا یوں کہ نگران بورڈ کے قیام کے بعد ہم دونوں اس کے ممبر بنائے گئے یہ پہلے اور مجھے بعد میں اس میں شامل کیا گیا۔ نگران بورڈ میں شمولیت کے لئے ہمیں ہر ماہ ربوہ جانا پڑتا تھا ان میٹنگوں کی وجہ سے ان سے ہر ماہ ملاقات رہتی۔ ہمارا قیام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے مکان پر ہوتا تھا اس طرح دن کے علاوہ رات کو بھی ان سے مجلس رہتی۔ چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ بھی یہیں قیام فرماتے شیخ صاحب سنجیدہ مزاج۔ حلیم الطبع۔ صاحب علم۔ وجیہ شخصیت کے مالک تھے گندمی رنگ۔ قد نسبتاً چھوٹا۔ سر پر سفید پگڑی باندھتے تھے۔ اردو۔ فارسی۔ بلوچی اور پنجابی زبان پر عبور حاصل تھا۔ مافی الضمیر کو بیان کرنے۔ دوسروں تک اپنی بات کو پہنچانے میں خوب مہارت رکھتے تھے مشاورت میں بڑی خوبی سے مشکل سے مشکل مشورہ احسن رنگ میں حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ بعض سال جلسہ سالانہ پر تقریر کرنے کا موقع ملتا تھا اور اپنی ذمہ داری کو خوب نباہتے تھے۔ ان کی یہ عادت تھی کہ گفتگو میں انہماک کے دوران آنکھیں بند کر لیتے مجھے ان کی یہ عادت عجیب لگتی تھی۔

اوائل عمر میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں فلیٹ فٹ ہو گئے تھے اس لئے چلنے میں دشواری ہوتی تھی اس تکلیف کی وجہ سے خاص قسم کے جوتے استعمال کرتے جو ان کے لئے سہولت کا باعث بنتے۔ ذیابیطس کا شکار بھی تھے مگر یہ بیماریاں ان کے لئے روک نہ بن سکیں۔ بڑی ہمت والے تھے۔ جلسہ سالانہ اور نگران بورڈ کی میٹنگوں کے لئے خود چلا کر کوئٹہ سے بذریعہ موٹر کار آتے۔ ایک دفعہ براستہ شیخوپورہ ربوہ آ رہے تھے شیخوپورہ سے گذرتے ہوئے چوہدری انور حسین صاحب نے دیکھ لیا۔ اس دن رات کو کھانے کے بعد جب صاحبزادہ موصوف کے مکان پر مجلس لگی تو چوہدری انور حسین صاحب صاحبزادہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمانے لگے میاں صاحب آج ایک حیران کن واقعہ میرے مشاہدہ میں آیا۔ ہوا یوں کہ جونہی میں اپنی کار میں سرگودھا روڈ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ آگے جانے والی کار بغیر کسی ڈرائیور کے رواں دواں ہے میں ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے تو سفید پگڑی کے شملے کا تھوڑا سا حصہ ڈرائیور کی سیٹ سے ابھرتا دکھائی دیا۔ پھر پگڑی پھر انسانی جسم ذرا فاصلہ کم ہوا تو دیکھا کہ یہ تو شیخ صاحب ہیں میں نے حیرانگی سے دریافت کیا کہ تھوڑا ہی وقت پہلے تو آپ کار میں نہیں تھے تو شیخ صاحب نے فرمایا کہ تھا تو میں گاڑی ہی میں مگر بریک لگانے گیا ہوا تھا اس لئے آپ کو دکھائی نہیں دیا۔ اس قسم کے لطیفے ان کے اور چوہدری صاحب کے مابین ہوتے۔ میں اور حضرت صاحبزادہ صاحب ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے۔ خوش خلق ہونے کے ساتھ ساتھ شیخ صاحب بڑے اچھے ہومیو پیتھ بھی تھے خدا تعالیٰ نے ہاتھ میں شفا بھی عطا فرمائی تھی اس لئے ہر دلعزیز تھے فوج کا پیرو جوان سپاہی سے جرنیل تک ان کی عزت کرتا تھا۔ افواج کے صاحب علم دوست بھی ان کے مداح تھے۔ ایک دفعہ کوئٹہ چھاؤنی کے خطیب ان کے پاس آئے اور تفسیر کبیر دینے کے لئے ان سے درخواست کی ان کے اس استفسار پر کہ آپ کو اس کی دلچسپی کیسے پیدا ہوئی خطیب صاحب کہنے لگے کہ جرنیل صاحب میرے خطبات سے مطمئن نہیں اس لئے مجھے انہوں نے کہا کہ تفسیر کبیر پڑھ کر میں خطبات تیار کیا کروں اس لئے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔ بات یہ تھی کہ عند الملاقات یہ جماعت کی علمی خدمات کا تذکرہ ملنے والوں سے کرتے رہتے تھے ساٹھ سال سے بھی زیادہ حصہ زندگی کا گذار کر کوئٹہ سے جب رخصت ہوئے تو تذبذب نہیں تھا لاہور اگرچہ بالکل نئی جگہ تھی ماحول اجنبی تھا مگر حوصلہ نہیں ہارا جوانمردی سے حالات کا مقابلہ کیا اور جلد ہی اپنے قیام اور پریکٹس کو مستحکم کر لیا اور بہت جلد مریضوں کا ایک بڑا حلقہ قائم ہو گیا ایک دفعہ آنے والا ان کا چلتا پھرتا مداح بن جاتا میرے بعض ملنے والے بھی ان کے علاج کی تعریف کرتے تھے ان کے علاج کا مجھے خود بھی اچھا تجربہ تھا۔ بلوچستان میں ان کے تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا تمام رؤساء سے ملاقات کی تھی اور اچھے مراسم تھے

شیخ صاحب کی پیدائش کوئٹہ میں ہوئی نو عمری سے میں جماعت کے کاموں میں شغف تھا امامت احمدیہ سے بڑی محبت تھی پاکستان کے پہلے چند سالوں میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ہر سال کوئٹہ تشریف لے جاتے تو یہ ہمہ وقت حضرت صاحب کی قیام گاہ پر حاضر رہتے اور حضرت صاحب کے لئے اپنے آپ کو کار ڈرائیونگ کے لئے وقف رکھتے یہ سلسلہ حضرت صاحب کے قیام تک جاری رہتا۔ حضرت صاحب ان کی ڈرائیونگ کو پسند فرماتے۔

کوئٹہ سے چلے جانے کے بعد ان سے جب میری پہلی ملاقات ہوئی تو ان کو بہت افسردہ پایا۔ بعض احباب کے ناروا سلوک سے بہت دکھی تھے اس بات کا ان کی طبیعت پر اس قدر گہرا اثر تھا کہ بات بات پر اشکبار ہو جاتے میں خاموشی سے ان کا دکھڑا سنتا تھا تاکہ ان کے ذہن کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ طبیعت بہت حساس واقع ہوئی تھی اس لئے اس سارے واقعہ کو شدت سے محسوس کیا۔ مہمان نوازی ان کا شیوہ تھی۔ مربی۔ بزرگان سلسلہ کا بہت احترام کرتے تھے۔ خاندان بانی سلسلہ احمدیہ کے احترام کا دل میں خاص مقام تھا اور ان سے بہت احترام سے پیش آتے گردے کی تکلیف بھی ان کی بہت پرانی تھی اور یہ گاہے گاہے ان کو پریشان کرتی رہتی۔ تقریباً ایک سال سے گردوں نے کام کرنا بند کر دیا تھا اور یہ مشین استعمال کرتے تھے۔ میں اسلام آباد گیا ہوا تھا ان کی بیماری کے پیش نظر واپسی پر لاہور گیا ان سے ملاقات ہوئی تین بجے بعد دوپہر کا وقت تھا۔ یہ نومبر کے پہلے ہفتہ کی بات ہے۔ دیر تک ان کے گھر کے حالات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا اپنے اثاثوں کی تقسیم کی تفصیل بتاتے رہے اور غیر شادی شدہ تین بچیوں کے لئے جو انتظامات کئے ان کی وضاحت کرتے رہے۔ شیخ صاحب کی آٹھ بیٹیاں ہیں پانچ بچیاں شادی شدہ ہیں کوئی نرینہ اولاد نہ تھی اس لئے تین کنواری بچیوں کے لئے بہت فکر مندی کا اظہار کرتے تھے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو اپنی امان میں رکھے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

آخری ملاقات کے دن مجھے تو یہ کمزور لگے چہرے کا گلابی پن ختم ہو چکا تھا مگر یہ فرمانے لگے کہ میں بہتر محسوس کرتا ہوں اور اب گاہے گاہے مطب بھی جاتا ہوں اگرچہ علاج کے نتیجہ میں کھجلی کی بہت شکایت کرتے۔ کمزوری نمایاں مگر مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اتنی جلدی داغ مفارقت دینے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ درجات بلند فرمائے بہت اچھے دوست تھے اور بہت ہمدرد انسان تھے

"جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں"

بقیہ صفحہ ۳

دکھائی نہیں دے گا جو حواس سے عاری ہو اور اگر حواس سے عاری ہے تو وہ موت ہے۔ پس انسان ہی نہیں اس کی ادنی حالتیں بھی حواس کے ذریعے خدا تک پہنچتی ہیں اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے اگر وہ محض اس پہلو سے غور کرے کہ میری ہر حس میں اللہ تعالیٰ نے محض ضرورت پوری نہیں فرمائی بلکہ اس سے بہت بڑھ کر رکھا ہے۔ ناک کی خوشبو یا بو کے احساس کی ضرورت ہے وہ اس لئے ہے کہ بعض زہریلی اور گندی چیزوں سے انسان بچ سکے لیکن اس میں لذت کیوں رکھ دی۔ بعض چیزوں میں لذت کیوں رکھ دی گئی؟ سوال تو یہ ہے۔ اس کے بغیر بھی کام چل سکتا تھا۔ بعض جانور اس حد تک وہ قوت رکھتے ہیں جو شامہ کہلاتی ہے۔ یعنی سونگھنے کی قوت کہ وہ اپنی ضرورت کی چیز کو پہچان لیں اور جو چیز ان کے لئے مضر ہو سکتی ہے اس کو پہچان کر اس سے دور ہٹ سکیں۔ یہ ہے بنیادی ضرورت جسے میں محض ضرورت کہتا ہوں لیکن ہر جانور کو خدا تعالیٰ نے کچھ نہ کچھ لذت بھی عطا کر دی ہے جو انسان تک پہنچتے پہنچتے درجہ کمال تک پہنچ جاتی ہے۔ نظر کی محض ضرورت یہ ہے کہ آپ رستہ دیکھ سکیں۔ چیزوں کو نہ صرف دیکھ سکیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس کے فاصلے دیکھ سکیں۔ چیزوں کو اس حد تک پہچان سکیں کہ کون سی آپ کے لئے مفید ہیں اور کون سی مضر ہیں۔ کہاں ٹھوکر ہے کہاں صاف رستہ ہے۔ غرضیکہ "محض ضرورت" کی زندگی کی بہت سی روزمرہ کی ایسی حالتیں ہیں جنہیں نظر پورا کرتی ہے لیکن نظر کے ساتھ لذت بھی رکھ دی اور اس لذت کو ایسی طاقت بخشی ہے کہ انسان حسن کی تلاش میں زندگی بسر کر دیتا ہے۔ شعراء نظر سے تعلق رکھنے والی لذت کا اپنے کلام میں ذکر کرتے ہیں۔ ساری زندگی اس بات پر صرف کر دیتے ہیں کہ ہم نے حسن کو اس طرح جلوہ گر دیکھا' اس طرح جلوہ گر دیکھا۔ کھانے کی لذت سے ہر انسان آشنا ہے اور اگر محض ایسا کھانا ملے جو اس کی ضروریات پوری کرتا ہو لیکن لذتیں زیادہ مہیا نہ کر سکے تو انسان بیزار ہو جاتا ہے۔ بعض گھروں میں اس وجہ سے میاں بیوی کی لڑائیاں طلاق تک پہنچ جاتی ہیں کہ بیوی کو کھانا نہیں اچھا پکانا آتا۔ ہر روز کی بک جھک' بک جھک ہوتے ہوتے بالآخر نفرتیں پیدا ہو جاتی ہے اور خاوند کہتا رہتا ہے کہ تو تو ہے ہی بے سلیقہ تیرے ہاتھ میں تو مزا ہی کوئی نہیں حالانکہ جہاں تک جسم کی ضرورت کا تعلق ہے وہ تو اسے مہیا ہو رہی تھی۔ اسی طرح آپ اپنے دیگر حواس پر غور کریں تو کم سے کم ضرورت بہت تھوڑی تھی۔ اس سے بہت زیادہ عطا کیا گیا ہے اور اس عطا کرنے کی صفت کا نام جو ضرورت حقہ سے زیادہ ہو رحمانیت ہے۔

(ذوق عبادت و آداب دعا صفحہ ۴۱ تا ۴۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سلیم ملک مربی سلسلہ میرپور

بحرالکاہل کے جزائر - قدرت کے حسین شاہکار

مشرق بعید کے بعض ملکوں میں پائے جانے والے جزائر کا ذکر کرنا چاہتا ہوں- یہ سب کے سب گہرے سمندروں کی بے رحم موجوں کے درمیان گھرے ہوئے ہیں- دنیا کے نقشہ پر جلوہ گر یہ چھوٹے چھوٹے جزائر قدرتی حسن سے مالامال ہیں-

ہم جس کرہ ارض میں رہتے ہیں اس میں خشکی اور پانی کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے- اس کے تین چوتھائی حصے پر وسیع و عریض سمندر پھیلے ہوئے ہیں جن میں بے شمار چھوٹے بڑے جزائر پائے جاتے ہیں- یہ عجیب بات ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی سمندر ہیں وہ سب ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں- اگر سمندر کے پانیوں کو دوسرے سمندر سے ملنے میں کہیں تھوڑی بہت روک تھی تو اسے انسان نے دور کر دیا-

نہر سویز اور نہر پانامہ دست انسانی کی صناعی کا شاہکار ہیں- کرہ ارض کے صرف ایک چوتھائی حصہ پر خشکی ہے اور یہ حیرت انگیز بات ہے کہ خشکی کے تمام حصے بھی ایک دوسرے سے جڑے اور کسی نہ کسی طرف سے سمندروں سے ملے ہوئے ہیں- خشکی کے بڑے حصے کو براعظم اور چھوٹے حصے کو جزیرہ کہا جاتا ہے-

دنیا کا سب سے بڑا اور گہرا سمندر

جغرافیہ دانوں کے مطابق چار بڑے سمندر بحرالکاہل- بحر اوقیانوس- بحر ہند اور بحر آرکٹک کہلاتے ہیں- ان میں سب سے بڑا سمندر بحرالکاہل (Pacific Ocean) ہے- جو چھ کروڑ سے زائد مربع میل پر محیط ہے اور یہ سب سمندروں سے زیادہ گہرا بھی ہے- اس کی سب سے زیادہ گہری جگہ ماریانہ ٹرنچ (Mariana Trench) کہلاتی ہے- جہاں ہمالیہ پہاڑ بھی ڈوب سکتا ہے- اس جگہ بحرالکاہل کم و بیش ۳۶ ہزار فٹ گہرا ہے- اس سمندر کے اکثر حصے پر گہری دھند چھائی رہتی ہے- سڈنی سے فجی کے ہوائی سفر کے دوران ایسا لگتا ہے کہ یہ سمندر سفید کپڑے کی دبیز چادر اوڑھے ہوئے گہری نیند کے مزے لوٹ رہا ہے اسی لئے اس کا نام کاہل یعنی سست سمندر پڑ گیا- اس کے پانیوں میں متلاطم لہروں کا جوش و خروش زیادہ تر نظر نہیں آتا- بحرالکاہل میں ہزاروں جزیرے واقع ہیں ان میں بعض اتنے چھوٹے ہیں کہ دور سے دیکھیں تو سطح آب سے جھانکتی ہوئی مچھلی کا سر معلوم ہوتے ہیں اور بعض بہت بڑے ہیں جن کا رقبہ ہزاروں مربع میل ہے بلکہ آسٹریلیا جو ایک جزیرہ بھی ہے- اس کا رقبہ لاکھوں مربع میل پر مشتمل ہے-

ایک چھوٹا سا جزیرہ- نہایت خوبصورت شہر سنگاپور بھی ایک جزیرہ ہے جس کا رقبہ تقریباً ۴۰۰ مربع میل ہے- یہ ایک نہایت صاف ستھرا اور خوبصورت شہر بھی ہے- اور ایک ملک بھی ہے جسے ایک طرف سے بحرہند اور باقی اطراف سے آبنائے ملاکا نے گھیرے میں لے رکھا ہے- سنگاپور ایک بہت بڑا تجارتی مرکز ہے- یہ ایشیاء کی دوسری بڑی بندرگاہ ہے جسے دنیا کی مصروف بندرگاہوں میں چوتھا مقام حاصل ہے- اس کے ساحلی علاقوں میں ہر طرف بحری جہاز- موٹر لانچیں اور قدیم زمانے کی لکڑی سے بنی ہوئی کشتیاں پانی پر تیرتی نظر آتی ہیں- یہاں جگہ کی تنگی ہے بڑھتی ہوئی آبادی کے مسائل ہیں جن کو فلک بوس عمارتوں اور کئی کئی منزلہ فلیٹس کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے- لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس شہر کی تزئین و آرائش بھی بڑے خوبصورت طریقے سے کی گئی ہے- ایسے ساحلی علاقے جو زیادہ تر دلدلی تھے ان کو Reclaim کر کے خوبصورت پارکس- باغات سبزہ زاروں اور سیرگاہوں حتی کہ ایشیا کے ایک خوبصورت ترین ہوائی مستقر میں بدل دیا گیا ہے- یہ تفریح گاہیں بھی سیاحوں کے لئے بڑی کشش کا موجب بنتی ہیں- سنگاپور سیاحت کا مرکز ہے اس کا چپہ چپہ حسین و دلفریب ہے اور اسے دیکھنے کے لئے دنیا بھر سے سیاح کھنچے چلے آتے ہیں-

بحرالکاہل کے جزیرے آسٹریلیا موجودہ دنیا کا بڑا آسودہ حال ملک ہے- اس کے اردگرد بھی وسیع و عریض سمندر پھیلا ہوا ہے- یہ دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ ہے- لیکن آسٹریلیا کو ایک جزیرہ کہنے کی بجائے براعظم کہا جاتا ہے- اگرچہ یہ دنیا کا سب سے چھوٹا براعظم ہے اس کے ایک طرف بحرہند ہے اور باقی اطراف میں بحرالکاہل نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں- کئی جزائر بذات خود ملک کہلاتے ہیں جیسے نیوزی لینڈ ہے اور بعض ممالک بہت سے جزائر پر مشتمل ہیں جیسے انڈونیشیا' فلپائن اور جاپان- بحرالکاہل کے وسط میں بعض چھوٹے چھوٹے جزائر نے متحد ہو کر ایک ملک کی شکل اختیار کر لی ہے جیسے فجی وغیرہ-

بحرالکاہل کے جو جزیرے براعظم ایشیا کے ساحل کے قریب واقع ہیں ان کا ثقافتی رشتہ صدیوں سے ایشیا کے قدیم ممالک کے تہذیبی گہوارہ سے منسلک رہا ہے اور وہ انسانی تاریخ کے اسی قافلے میں شامل رہے ہیں جو پتھر کے زمانے سے تعلق رکھتا تھا لیکن اب اس زمانے سے نکل کر جب سے الیکٹرونکس کے دور میں داخل ہوئے- محیرالعقول ترقیات کی منزلوں پر منزلیں طے کرنے لگے ہیں- لیکن ایسے جزائر جو ساحل ایشیا سے ہزاروں میل دور الگ تھلگ رہے اور صدیوں تک گوشہ گمنامی میں پڑے رہے وہ بالآخر مغربی ممالک کے مہم جو ملاحوں کی آماجگاہ بن گئے- مغربی سامراج نے ان جزیروں میں اپنی نو آبادیات قائم کیں جس سے ان جزیزوں میں رہنے والوں کے مزاج بدلنے لگے- ان کے طرز حیات نے نئی کروٹ لی- انہوں نے مغربی تہذیب و ثقافت کا اثر قبول کرنا شروع کیا-

ان جزائر نے دوسری عالمگیر جنگ میں بڑے بڑے انقلاب دیکھے- انہی جزائر کے اردگرد سمندر کے پانیوں میں خوفناک بحری جنگیں لڑی گئیں اور فضاء میں بڑے بھیانک ہوائی معرکے ہوئے- جاپان میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم برسائے گئے جن کی ہلاکت خیزیوں پر آج بھی نسل انسانی نوحہ کناں ہے- بحرالکاہل کے بہت سے جزائر پر ایٹمی تجربات کئے گئے اور کئی جزائر زبردست بحری اور ہوائی اڈوں میں بدل دیئے گئے- جہاں ایٹمی اسلحہ کے انبار لگا دیئے گئے جس کے خوف سے آسٹریلیا میں بسنے والے سفید فام لوگ بھی لرزہ براندام ہیں- آج بھی آسٹریلوی باشندے صدائے احتجاج بلند کرتے رہتے ہیں-

جزائر کا قدرتی حسن بحرالکاہل کے جزائر کے ذکر میں بات سے بات نکلتی چلی گئی میں بتا یہ رہا تھا کہ یہ جزائر جن کے چاروں طرف سمندر موجزن ہے- سمندر سے اٹھنے والی طوفانی لہریں ساحلوں سے ٹکرا ٹکرا کر دم توڑتی اور شور قیامت بپا کئے رکھتی ہیں- بعض دفعہ تو یوں لگتا ہے کہ سمندر کی بے رحم لہریں ان کو بہا کر لے جائیں گی لیکن قدرت نے ان جزائر کو سمندروں کے درمیان صرف دوام ہی نہیں بخشا قدرتی حسن سے مالامال بھی فرمایا ہے- ان جزائر کو ایسا حسن اور رعنائی بخشی ہے جسے دیکھ کر انسان عش عش کر اٹھتا ہے- بحرالکاہل کے تمام جزائر خواہ وہ ایشیائی ساحل سے نزدیک ہوں یا دور ہوں حسن فطرت کا بے مثال مرقع ہیں بلکہ رشک فردوس بریں ہیں- ملک خوبصورت اور سرسبز و شاداب- ملک کے رہنے والے صاف ستھرے اور خوش شکل- زمین سونا اگلنے والی اور پھول برسانے والی- مناظر دلربا اور سحر خیز- فضاء پرامن اور پرکیف- یہ جزائر زیادہ تر خط استواء پر واقع ہیں- موسم تمام سال گرم مرطوب اور معتدل رہتا ہے- نہ گرمی اتنی کہ پسینے چھوٹ جائیں نہ سردی اتنی کہ ہاتھ پاؤں یخ ہو کر کام کرنے کے قابل نہ رہیں- نہ گرد و غبار اور نہ موسموں کا بے ہنگم اتار چڑھاؤ- رنگ و بو اور حسن و رعنائی کی یہ دنیا اپنے اندر بے شمار فوائد رکھتی ہے- ان میں پھولوں اور پھلوں کی بہتات ہے- ہر طرف سبزہ زار- گھنے جنگل پھیلے پڑے ہیں- قدرتی پھل مثلاً ناریل ان جزائر کے رہنے والوں کے لئے قدرت کا ایک انمول عطیہ ہے جو لذیذ اور صحت بخش مشروب بھی ہے اور کھانے کا بہترین ITEM بھی ہے- خوش الحان پرندے اور خوش ادا جانور قدرتی حسن میں بے پناہ اضافہ کرتے ہیں-

بحرہند کا سب سے بڑا جزیرہ سری لنکا بھی جنوبی ہندوستان کے ساحل پر بحرہند کا سب سے بڑا اور خوبصورت جزیرہ ہے- پہلے اس کا جزیرہ کا نام سیلون تھا- ۱۹۷۲ء میں جب یہ برطانوی تسلط سے آزاد ہوا تو پرانا سنگالیز نام سری لنکا (Resplendent Land) یعنی نورانی سرزمین میں بدل دیا گیا- سری لنکا کا رقبہ ۲۵ ہزار مربع میل اور اس کی آبادی ڈیڑھ کروڑ نفوس پر مشتمل ہے- جس میں اکثریت بدھوں کی ہے- بدھ ازم اور ہندو ازم سری لنکا کے دو بڑے مذاہب ہیں ان کے بعد عیسائی اور سب سے آخر مسلمانوں کا نمبر آتا ہے- بدھوں کی زبان سنگالیز ہے- ملک کی ۷۰ فیصد آبادی یہی زبان بولتی ہے جب کہ تامل زیادہ تر ہندوؤں اور مسلمانوں کی زبان ہے- ملک کے شمال اور مشرق میں رہنے والے تامل نسلی اور لسانی اعتبار سے جنوبی ہندوستان کے زیر اثر ہیں ہندوستان اس ملک کے اندرونی اختلافات کو ہوا دیتا رہتا ہے جس سے یہ چھوٹا سا ملک خونی تصادم کی آماجگاہ بن چکا ہے- تامل آبادی نے ریاست کے اندر اپنی الگ Identeity منوانے کے لئے کئی سالوں سے علم بغاوت بلند کر رکھا ہے جس میں سے اس ملک کی سیاست اور معیشت بڑی بری طرح متاثر ہو رہی ہے- یہ خوبصورت جزیرہ سرسبز و شاداب پہاڑوں- گھنے جنگلوں' دریاؤں اور آبشاروں کے قدرتی حسن سے مالامال ہے- اور دنیا بھر کے سیاحوں کے لئے بے حد کشش رکھتا ہے- یہاں چاول 'کھوپرا' کساوا' گنا' چائے اور ربڑ پیدا ہوتا ہے- ملک کی نصف آبادی کا ذریعہ معاش کاشت کاری ہے- چائے کے باغات اور ربڑ کے درختوں پر

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مانگٹ (مقیم جرمنی) ابن مکرم چوہدری عبدالستار صاحب مانگٹ شکور پارک ربوہ کا نکاح عزیزہ محترمہ فرخندہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ دارالعلوم غربی ربوہ کے ہمراہ مبلغ آٹھ ہزار جرمن مارک حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۲۹- اپریل کو بیت الاقصیٰ میں خطبہ سے قبل پڑھا- چوہدری عبداللطیف صاحب مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب مانگٹ کے پوتے ہیں- جبکہ عزیزہ فرخندہ پروین صاحبہ چوہدری سلطان علی صاحب باجوہ آف چونڈہ کی پوتی اور چوہدری احسان اللہ خاں صاحب کاہلوں چک نمبر 145/10-R ضلع خانیوال کی نواسی ہے-

اللہ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے-

ولادت

○ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم مقصود احمد کوکب صاحب (حال جرمنی) ابن مکرم مسعود احمد صاحب سوہاوی ربوہ کو مورخہ ۹۴-۵-۲۵ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے- حضرت صاحب نے از راہ شفقت "دانیال احمد" نام عطا فرمایا ہے- نومولود وقف نو میں شامل ہے- اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے-

درخواست دعا

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب کریانہ مرچنٹ بلاک نمبر ۳ ڈیرہ غازی خاں کی اہلیہ صاحبہ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں-

تبدیلی فون نمبر

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خاں کا فون نمبر بدل گیا ہے- نیا نمبر ۶۳۸۵۸ ہے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشیر احمد صاحب چوہدری آف لیہ ابن مکرم عنایت اللہ صاحب پی اے ایس سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا مورخہ ۹۴-۵-۲۷ رات ۱۲ بجے وفات پا گئے- ۹۴-۵-۲۸ کو ربوہ میں جنازہ ہوا- اور اسی روز تدفین عمل میں آئی- اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے-

یاددہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

○ امراء و صدر صاحبان کو ۲۹- اپریل ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی-

بطور یاددہانی درخواست ہے کہ براہ مہربانی "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں- اگر کسی وجہ سے کسی جگہ ۲۹- اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا گیا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں-

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ)

اعلان داخلہ داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی- کراچی

○ داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے کراچی کی کیمیکل، الیکٹرونکس میٹلرجیکل اینڈ انڈسٹریل انجینئرنگ اور آرکیٹکچر میں بیچلرز ڈگری کورسز کی فرسٹ ایئر کلاسوں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر" ڈی سی ای ٹی ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف پروفیشنل آرکیٹکٹس کی کیٹگریز کے لئے محفوظ نشستوں پر درخواست دینے کے لئے ابھی ضروری ہے کہ مقررہ فارمز پر اپنی درخواست براہ راست رجسٹرار ڈی سی ای ٹی کو بھجوائیں- داخلہ فارم الائیڈ بینک آف پاکستان کی نامزد برانچوں سے خریدا جا سکتا ہے- درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۹۴-۶-۳۰ مقرر ہے-

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۹۴-۶- ملاحظہ فرماویں-

(نظارت تعلیم)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں-

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۴۳ میں عابدہ ریحانہ زوجہ مقصود اظہر گوندل قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم بیس ہزار روپے (۲) زیور طلائی ۱/۲-۱ تولہ مالیتی -/۵۲۵۰ روپے (۳) سونے کی انگوٹھی -/۲۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامۃ عابدہ ریحانہ زوجہ مقصود اظہر گوندل طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر ۱ مقصود اظہر گوندل خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۹۵۴۲ گواہ شد نمبر ۲ رانا عطاء اللہ طاہر آباد ربوہ-

مسل نمبر ۲۹۵۴۴ میں شازیہ مقصود بنت چوہدری مقصود احمد صاحب اٹھوال قوم جٹ اٹھوال پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۶ دارالرحمت غربی ربوہ حال میو ہسپتال لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۳۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامۃ شازیہ مقصود بنت مقصود احمد اٹھوال ۸/۶ دارالرحمت غربی ربوہ حال میو ہسپتال لاہور گواہ شد نمبر ۱ محمد منصور اختر وصیت ۲۸۰۰۱ گواہ شد نمبر ۲ نذیر احمد ورک وصیت نمبر ۱۴۶۸۱-

ہومیو پیتھی کی ضرورت اور فہم اب عام ہے لہٰذا آپ کو **گھریلو ڈسپنسری** کی ضرورت ہے

ایک بڑی کتاب کے سائز کا بکس جس میں ایکونائٹ، بیلاڈونا، آرسینک، سلفر اور پلسٹلا وغیرہ جیسی 48 اہم ادویات کے علاوہ بخار زکام، پیٹ کی خرابی اور سر درد وغیرہ کیلئے تیار نسخے بھی موجود ہیں قیمت -/۵۰۰ ڈاک خرچ نیز اضافی قیمت کے ساتھ ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی انتہائی اہم اور آسان کتاب ہومیو گائیڈ اور میٹریا میڈیکا بھی ساتھ منگوائی جا سکتی ہیں-

فون: 04524-771 / 04524-211283
فیکس: 04524-212299

کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر ز ہومیو) گولبازار ربوہ

موصیان کرام

○ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کو مالی سال ختم ہو رہا ہے اس لئے براہ کرم اپنا چندہ حصہ آمد بمطابق شرح وصیت ۳۰ جون سے پہلے پہلے ادا کر دیں تا آپ کا حساب صاف رہے اور بقایا دار نہ ٹھہریں-

بقیہ صفحہ ۱

ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وراء الوراء ہے- کوئی عقل اور علم اسے محیط نہیں- بلکہ کل دنیا اس کی محاط ہے- اس کی رضامندی کی راہوں کو کوئی جان نہیں سکتا- بجز اس کے کہ وہ خود کسی پر ظاہر کرے- یہ نظر انبیاءؑ اور رسلؑ اور ان کے خلفاء راشدین کی ہوتی ہے وہ نہ خود تجویز کرتے ہیں اور نہ دوسرے کی تراشیدہ تجاویز مانتے ہیں بلکہ خدا کی بتلائی ہوئی راہوں پر چلتے ہیں- عرب کے نادانوں کو خیال تھا کہ جب وہ گھر سے حج کے لئے نکلیں اور پھر کسی ضرورت کے لئے ان کو واپس گھر آنا پڑے تو گھروں کے دروازہ میں داخل ہونا وہ معصیت خیال کرتے تھے اور پیچھے سے چھتوں پر سے ٹاپ کر آیا کرتے تھے- اور اسے ان لوگوں نے نیکی خیال کر رکھا تھا- خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ باتیں نیکی میں داخل نہیں بلکہ نیکی کا وارث تو متقی ہے- تم اپنے گھروں میں دروازہ کی راہ سے داخل ہوا کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم فلاح پاؤ-

(از خطبہ جنوری ۱۹۰۴ء)

بقیہ صفحہ ۶

ہے- لوگوں کی خوراک عام طور پر چاول اور مچھلی ہے- یہاں سیمنٹ بنانے، سمندر کے پانی سے نمک صاف کرنے، جیم سٹون (Gem Stone) کے علاوہ پٹرول صاف کرنے اور پٹرولیم کی مصنوعات تیار کرنے کے کارخانے بھی ہیں- قدرتی پھلوں اور سبزیوں کے علاوہ کیلا اور ناریل بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- جون-1994ء
گرمی کی شدت جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ شمالی یمن کی حکومت نے ایک ماہ سے جاری خانہ جنگی کو ختم کرنے کے لئے یک طرفہ جنگ بندی کا اعلان کیا ہے۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے اس پیشکش کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے خونریزی بند کرنے کے لئے پہلا قدم قرار دیا ہے۔ جنوبی یمن کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق جنگ بندی پہلے ہی قبول کر لی ہے۔ اقوام متحدہ کے نمائندے اب دونوں حصوں میں مذاکرات کرائیں گے۔

○ بوسنیا کی حکومت نے جنگ بندی کے لئے ایک منصوبہ پیش کیا ہے۔

○ اسرائیل اور اردن کے درمیان واشنگٹن میں مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ اس میں سرحدی معاملات' آبی وسائل کی تقسیم اور اقتصادی معاملات زیر بحث آئیں گے۔

○ شمالی کوریا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ وہ ایٹمی مسئلے کے حل کے لئے بین الاقوامی کانفرنس بلانے کی روسی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ جنوبی کوریا نے اس تجویز کی مخالفت کی ہے۔

○ واشنگٹن نے کہا ہے کہ شمالی کوریا کے خلاف ایٹمی مسئلے پر پابندیاں عائد کئے جانے کا قوی امکان ہے۔ اس معاملے پر اس نے چین سے رابطہ قائم کر رکھا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے لاہور شہر کے لئے ایک ارب ۸۳ کروڑ روپے کے ترقیاتی پیکیج کا اعلان کیا ہے۔

○ سینیٹر ملک محمد قاسم نے بتایا ہے کہ شہری ہوابازی کے معاملات میں بدعنوانیوں کرنے پر سابق وزیر دفاع سید غوث علی شاہ کے خلاف ریفرنس دائر کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

○ ویسٹ انڈیز کے سٹار بیٹس مین برائن لارا نے ایجبیسٹن میں واروک شائر کے خلاف ایک میچ میں ۵۰۱ رنز ناٹ آؤٹ سکور بنا کر فرسٹ کلاس کرکٹ میں ۳۵ سال قبل حنیف محمد صاحب کا بنایا ہوا ۴۹۹ رنز کا ریکارڈ توڑ دیا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سرمایہ کے زور پر ایوان کے اندر تبدیلی لانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ناجائز طریقے استعمال کرنے والوں کو قوم کے سامنے بے نقاب کیا جائے گا۔ ہم اگر منشیات کے دو بڑے سمگلروں کو رہا کر دیتے تو سینٹ کے چیئرمین کا الیکشن آسانی سے جیت سکتے تھے۔

○ پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل شیخ رفیق احمد نے کہا ہے کہ حکومت مرتضیٰ بھٹو کو دوبارہ گرفتار نہیں کرے گی۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے اپنی رہائی کے بعد کہا ہے وفاق اور سندھ کی حکومتیں آصف بابا چالیس چور کی کارروائیوں کی وجہ سے دسمبر ۱۹۹۴ء سے زیادہ نہیں چلیں گی۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں ختم کر کے قومی حکومت تشکیل دی جائے انہوں نے کہا کہ میں نواز شریف کے ایشوز کی حمایت کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اتحاد نہیں کروں گا۔

○ کلرکوں کا لانگ مارچ روکنے کے لئے ملک بھر میں چھاپے مار کر ہزاروں کلرکوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ دفاتر میں کام بند ہو گیا ہے۔ پولیس نے مقابلے کے لئے الیکٹرک لاٹھیاں چارج کر لی ہیں۔ کلرکوں کے مختلف گروہ اسلام آباد کی طرف روانہ ہو گئے ہیں سڑکوں کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے۔ کلرکوں کی تنظیم نے ہر حال میں پارلیمنٹ کے باہر مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ قومی اسمبلی میں وفاقی بجٹ ۹ جون کو پیش ہو گا۔ شام ۵ بجے وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین کی بجٹ کی تقریر ریڈیو اور ٹی وی پر نشر کی جائے گی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ میں دو تین روز تک ڈالر بیئرر بانڈ سکینڈل سامنے لا رہا ہوں۔ اس میں وزیر اعظم بھی ملوث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری دستاویزات کو صدر نے درست اور وزیر اعظم نے جعلی قرار دیا۔ وزیر داخلہ نے درست اور وزیر قانون نے غلط قرار دیا۔ ان میں سے کون سچا ہے۔

○ وفاقی حکومت نے صدر کے خلاف اپوزیشن کی تنقید کے جواب میں اپوزیشن کے ۳۱۔ اراکین اسمبلی کی بند فائلیں کھول دی ہیں وفاقی حکومت نے فوری طور پر مقدمات درج کرنے کی ہدایت کر دی۔ ایف آئی اے نے مختلف مقامات پر چھاپے مار کر ریکارڈ قبضے میں لے لیا۔ مری کی زمین کا ریکارڈ ایف آئی اے کو بھجوا دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اپوزیشن ہماری کردار کشی بند کرے اگر ان میں ہمت ہے تو مواخذے اور عدم اعتماد کی تحریک لے آئے۔ انہوں نے کہا کہ مہران بینک اور دوسرے معاملات میں اپوزیشن کو ننگا کر دیں گے۔ اپوزیشن کا اسلام' غیر اسلامی اور غیر آئینی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں لیکن، ہم اپوزیشن کی سطح تک نہیں جا سکتے۔

○ گورنر سندھ محمود ہارون نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات الطاف حسین کے بغیر ہی ہوں گے۔

○ بھارت نے پرتھوی میزائل کا دوسرا کامیاب تجربہ کیا۔ بھارتی فوج اب صحرائے تھر میں مزید آزمائشیں کرے گی۔ نئے تجربے میں بھارتی میزائل ۹۰ میل دور نشانے پر گرا۔ کمپیوٹر کی میزائل کی اندر ہی تنصیب کی وجہ سے نشانہ سکڈ میزائل سے زیادہ صحیح ہو گیا۔

○ سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ صدر نے حالیہ دورہ امریکہ میں بے شمار سرکاری کام انجام دیئے۔ صدر نے اپنی اہلیہ اور بچوں کا کرایہ خود ادا کیا۔ ان کے اہل خاندان میں سے صرف ۶۔ افراد ساتھ گئے۔

○ اپوزیشن لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ہمارا شروع سے ہی موقف رہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کے خلاف تمام مقدمہ بازی نورا کشتی ہے۔ میں نے چھ ماہ پہلے ہی رہائی کی پیشگوئی کر دی تھی۔

○ وسطی بوسنیا میں مسلمانوں نے اپنا چھینا ہوا علاقہ واپس لینے کے لئے سربوں کی زیر قبضہ پہاڑیوں کو گھیرنا شروع کر دیا ہے کئی مقامات پر پیش قدمی شروع ہے۔ بوسنیائی فوج کے کمانڈر انچیف نے کہا ہے کہ محاذ پر صورت حال اچھی ہے۔ ہم فتح کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو ۲۵ جون کو ۴۱ سال کی ہو جائیں گی۔ ان کی سالگرہ لاڑکانہ میں منائی جائے گی۔

○ پاک بحریہ کے سربراہ نے کہا ہے کہ بھارتی بحریہ ہم سے آٹھ گنا بڑی ہے لیکن ہم کراچی کی ناکہ بندی کی ہر کوشش کو ناکام بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں پاکستان میں اس شعبہ پر بہت کم توجہ دی گئی اب پچھلے ۵-۶ سال سے اس پر پورا زور دیا جا رہا ہے۔ چار ملکوں سے آبدوزیں خریدنے کی بات چیت چل رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم برسر اقتدار آ کر قیمتوں کو ۱۹۹۳ء کی سطح پر واپس لائیں گے

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم مقدمات کی دھمکی نہ دیں بلکہ مستعفی ہو جائیں۔ مہران بینک سکینڈل حکمرانوں کے لئے تختہ دار ثابت ہو گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ فوجی قیادت مرتضیٰ بھٹو کے لئے سیاسی کردار کی گنجائش چاہتی ہے۔ فوج اب تک الذوالفقار اور مرتضیٰ بھٹو کے خلاف رہی ہے لیکن اب نیا سیاسی سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔

بجلی بند رہے گی

○ ربوہ میں مورخہ ۸-۹ اور ۱۱- جون کو ۶ بجے صبح تا ۱۱ بجے دوپہر تک بجلی کی تاریں تبدیل کرنے کی غرض سے بجلی کی رو بند رہے گی۔

(دفتر واپڈا ربوہ)